شمشیر و سناں اول، طاؤس و رباب آخر

یہ حقیر فقیر ایک راسخ العقیدہ مسلمان ہونے پر فخر کرتا ہے۔ میرا یہ بھی ایمان ہے کہ حضرت قائداعظم محمد علی جناح ؒ نے مشیعت ایزدی کے تحت برصغیر میں ایک ایسی مملکت خداداد کی بنیاد رکھی، جہاں غیر مسلموں کے سیاسی، اقتصادی اور ثقافتی جبر واستبداد سے آزاد ہو کر اس نئی ریاست کے باشندے اپنی تاریخی، مذہبی اور تمدنی روایات کو پروان چڑھا کر پسماندگی، جہالت اور غربت کے اندھیروں سے نکل کر ایک روشن مستقبل کی طرف ایک ایسی عظیم مملکت کا آغاز کر سکیں جو اقوام عالم میں بالعموم اور عالم اسلام میں بالخصوص ایک مثالی ریاست اور قابل احترام قوم کا مقام حاصل کر سکے۔

ان ابتدائی معروضات کے بعد یہ حقیر فقیر نہایت خلوص کے ساتھ اپنی قوم اور قائدین قوم کے گوش گزار کرنا چاہتا ہے کہ اس بحث میں الجھے بغیر کہ آیا پاکستان کے دل شہر لاہور میں ہفتہ، اتوار کی درمیانی شب اور اتوار کا پورا دن حکمرانوں کی سرپرستی اور سرکاری انتظامیہ کے پورے تعاون اور ملی بھگت سے جو کچھ بھی ہوا وہ اسلامی تھا یا غیر اسلامی؟ یا پاکستانی؟ وہ محض معصومانہ پتنگ بازی کی قومی ترنگ تھی یا دشمنوں کی طرف سے زندہ دلان لاہور پر بسنت کا تہوار منانے کا بھاری الزام تھا۔ یہ سب حزب نشاط کی ہنگامہ آرائی ایک زندہ قوم کی طرف سے جشن بہاراں پر ان کے جذبات کی عکاسی تھی اور جب کوئی جشن منایا جاتا ہے تو اس میں طبلہ کی تھاپ، رقص وسرور اور اس کے دیگر لوازمات سیکنارہ کشی بھلا کیسے ممکن ہے۔ لاہور کے گلی محلوں میں پرانی حویلیوں نئے بنگلوں، 5 سٹار ہوٹلوں کی وسیع وعریض چھتوں اور بادشاہی مسجد کے زیر سایہ تاریخی شاہی قلعہ کے سبزہ زاروں میں اس موقع پر جو طوفان رنگ و بو برپا ہوا، اس کا جواز پیش کیا جاتا ہے کہ گرد و پیش کے حادثات زمانہ کے باعث قوم کے اعصاب پر اس قدر دباؤ اور بوجھ ہے کہ اگر بدحال، فاقہ کش اور بے روزگار عوام کو تفریح طبع کا کوئی بہانہ میسر نہ کیا گیا تو کہیں قوم کا دم نہ گھٹ جائے۔ جس سے کل کو اندرونی و بیرونی دشمنوں کا مقابلہ کرنے کیلئے کہیں قوم کی جسم و جان، ہمت اور ولولہ مفلوج نہ ہو جائے۔ چنانچہ قوم کے لہو کو گرم رکھنے کیلئے پلٹنا، جھپٹنا، جھپٹ کر پلٹنا کے مصداق پتنگ بازی، کیمیائی اور دھاتی تاروں کی واپڈا سے دراندازی، کانوں کو بہرہ کرنے والے سیکسی پاپ میوزک کے شور اور آنکھوں کو خیرہ کرنے والی روشنیوں

کے بیچ تھرتھراتے جسموں کی ٹھمکا بازی، اب آہستہ آہستہ اس قوم کے شکستہ اعصاب کو صحت مند رکھنے کیلئے ایسا امرت دھارا بنتے جارہے ہیں جس کے انجام سے یہ حقیر فقیر لرزہ خیزاں ہے۔ قطعہ نظر اس کیکہ اس نسخہ کیمیا پر کتنے کروڑوں، اربوں روپے کا اصراف ہوا ہے اور قطعہ نظر اس کے کہ قوم کے اعصاب سے دباؤ دور کرنے کیلئے کتنی قیمتی معصوم جانوں کی قربانی دینا پڑی ہے۔ ہم کو یہ سب کچھ خوشی سے گوارا کرلینا چاہئے اگر اس سے پاکستان کے اعلیٰ مقاصد کے حصول کی طرف کوئی مثبت پیش رفت ہوئی ہے۔ آخر جمالی صاحب کی حکومت کی ۔ پاکستان فسٹ کو اپنا Slogan اور نصب العین بنانے کا بار بار اعلان کیا ہے۔ اس کے علاوہ انہوں نے فی الحال قوم کو اپنی حکومت کی قلیل المدت اور طویل المدت پالیسیوں وار ترجیحات کے بارے میں اعتماد میں نہیں لیا اور پاکستان فسٹ کو اپنے تمام عزائم اور ارادوں کا محور قرار دیا ہے۔ چنانچہ یقیناً قوم کی صحت یابی کا جونسخہ بسنت کے تہوار منانے کی صورت میں پیش کیا گیا ہے۔ اس میں بھی پاکستان کی کوئی مخفی بہتری ارباب حکومت کے پیش نظر ہوگی۔

عربی کا ایک مشہور مقولہ ہے کہ بادشاہوں کی زبان، زبانوں کی بادشاہ ہوتی ہے اور بادشاہوں کا لباس، لباسوں کا بادشاہ ہوتا ہے اسی طرح بادشاہوں کے عادات وطوار اور طرز زندگی قوم کیلئے مثالی درجہ رکھتے ہیں۔ پاکستان کی حالیہ تاریخ میں جب صدر ایوب خان نے بعض پیروں کی مریدی اختیار کی تو اکثر وبیشتر جرنلوں ورو زیروں مشیروں نے اس کی تقلید شروع کردی۔ جب کوئی صدر یا وزیر اعظم پابند صوم وصلوٰۃ ہوا تو فوراً ہر درجہ پر اس کا اثر ظاہر ہوا اور جب ماضی کے بعض حکمرانوں نے شباب وکباب میں کھلے بندوں دلچسپی کا اظہار کیا تو اس کے زہریلے اثرات بھی چاروں طرف پھیلنے شروع ہوئے۔

اگر جان کی امان پاؤں تو یہ گستاخی کرنے کی اجازت چاہتا ہوں کہ اگر لاہور کے جشن بہاراں اور بسنت کے تہوار کی تاریخ وپس منظر سے قارئین کرام اور قائدین قوم کو کوئی دلچسپی ہے۔ تو 9 فروری بروز اتوار نوائے وقت کے صفحہ اول پر ''بسنت کیا ہے'' کے عنوان سے مفصل مضمون ملاحظہ فرمائیں کہ کس طرح ایک ہندو تہوار جو سکھوں کے ہاتھوں مسلمانوں کے قتل وعام کا جشن بن گیا۔ لین اس پس منظر کے باوجود جو روزنامہ نوائے وقت نے کئی تاریخی حوالوں سے پیش کیا ہے اگر ارباب اقتدار اس جشن بہاراں کو قوم کی فکری صحت یابی کا ایک ذریعہ سمجھتے ہیں تو پھر اسے ایک قومی تہوار قرار دے کر سارے ملک کے بڑے شہروں پر ایک دن منانے کا اہتمام کریں تاکہ یہ نیک کام مزید پھیلے اور پھولے، جہاں تک اس حقیر فقیر کا تعلق ہے میں اس خصوی تہوار کو

پاکستان کے معاشرے میں ایک زہریلے جراثیم کی آمد تصور کرتا ہوں ۔ایک اندھا بھی اس حقیقت کا نوٹس لئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ اسلام آباد میں مغربی ممالک کے سفیر اوران کے اہل خانہ کس دلچسپی سے بسنت کے تہوار میں ہر سال پہلے سے بڑھ چڑھ کر شمولیت اختیار کرنے لگے ہیں۔اسی طرح بیرونی ممالک سے بھی سیاح اور امیر طبقات لاہور کی اس رنگین رات میں نہایت شوق سے فارن ایکسچینج مہیا کرتے ہیں۔ڈالر کی مقناطیسی کشش کے شوق میں غالباً حب الوطنی کے جذبہ کے تحت ہمارے پاکستانی میزبان اوران کے اہل خانہ بھی معزز مہمانوں کی آؤ بھگت میں کوئی دقیقہ فروگزشت نہیں کرتے اور جوش وجذبہ میں ہر سال غالباً بے احتیاطی سے ہر حویلی اور ہر 5 سٹار ہوٹل کی چھت پر اور لاتعداد دیوان خانوں میں وہ قدریں پاؤں تلے روند کر پامال ہو رہی ہیں جنہیں ہم مشرقی اقتدار اسلامی تمدن اور پاکستانی قومی غیرت کا نام دیتے ہیں۔اس جشن بہاراں کے اجزاء میں وہ تمام جراثیم موجود ہیں جو پاکستانی سوسائٹی اور معاشرے کو ایک ایسی سمت دھکیل رہی ہے جو فکر اقبال اور تصور پاکستان کی نفی کرتی ہے۔یہ سلسلہ اگر بغیر روک ٹوک کھلے بندوں حکومت کی سرپرستی کے تحت جاری ہوا تو پاکستان اپنی مشرقی اور مغربی قدروں سے ہٹ کر جلد اس پرکشش اور پرفریب راہ پر گامزن ہو جائے گا۔یہ مغرب کی اور آزاد سوسائٹی کے کنواں میں پاکستان کو اس طرح دھکیل دے گی۔جہاں سے واپسی شاید ممکن نہ ہو۔یہ بسنت کا تہوار ایک ایسا ٹائم بم ہے جس کی نشاندہی حکیم الامت حضرت علامہ اقبالؒ نے یوں فرمائی تھی۔

میں تجھ کو بتاتا ہوں تقدیر امم کیا ہے   شمشیر وسناں اول، طاؤس رباب آخر

(بشکریہ: روزنامہ ''نوائے وقت'' اکرام اللہ کا کالم قندیل)

اسلامی لائبریری ودارالمطالعہ کالاگوجراں کا افتتاح

جامع مسجد اہل حدیث متصل المعراج فلورمل کالاگوجراں جہلم کے صدر جناب شاہد ڈار صاحب نے مین بازار کالاگوجراں میں اسلامی لائبریری ودارالمطالعہ وکیسٹ ہاؤس کا اہتمام کیا ہے۔جس میں مترجم قرآن مجید ،تفاسیر، احادیث اور دیگر اسلامی علوم پر مشتمل کتب مہیا کی گئی ہیں۔اس کے ساتھ ساتھ علمائے کرام کی تقاریر، شعراء کی نظمیں اور آئمہ حرمین کی آواز میں قرآن مجید آڈیو کیسٹوں میں لائبریری میں رکھے گئے ہیں۔اس لائبریری کا نگران شریف اللہ صاحب کو مقرر کیا گیا ہے۔مذکورہ لائبریری کا افتتاح رئیس الجامعہ حافظ عبدالحمید عامر کے درس قرآن وحدیث سے ہوا۔جس میں بڑی تعداد میں لوگوں نے شرکت کی۔آخر میں شرکاء کی تواضع مفرحات سے کی گئی۔ (منجانب: اہل حدیث یوتھ فورس حلقہ کالاگوجراں جہلم)